جلد ۲۹ | ۶ امان ۱۳۲۰ ہش | ۷ صفر ۱۳۶۰ ھ | ۶ مارچ ۱۹۴۱ء | نمبر ۵۲

دُنیا کا آئندہ نظام اور اسلام

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا دُشمن نہیں۔ بلکہ بے حد مہربان اور کریم ہے۔ اور اگر اس کی طرف سے بندوں پر کوئی عذاب یا مصیبت آتی ہے۔ تو اس کی تہہ میں بھی اس کی شان کریمی جلوہ فرما ہوتی ہے۔ اس کی بے پایاں شفقت و الفت تقاضا کرتی ہے۔ کہ اس کی مخلوق بے راہ روی اور غلط کاری سے باز آجائے۔ اور بدعنوانیوں اور بداطواریوں سے مُونہہ موڑ کر راہِ فلاح کو اختیار کرے۔

یورپ میں اس وقت جو ہلاکت آفرین جنگ جاری ہے۔ اس کی تباہ کاریوں کو دیکھ کر انسانیت پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے انسان جس بے باکی اور بے دردی سے ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر وحشت بھی شرما رہی ہے۔ اور تفاصیل جنگ کو پڑھ کر بدن پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کا ایک خوشگوار پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ نازک ایام مشکلات کی گھڑیوں اور موت کو اپنے سامنے دیکھ کر قلوب میں ایک رقت پیدا ہو رہی ہے۔ اور یورپ کے وہ مغرور مادہ پرست جو اپنی ایجادات اور تحقیقاتوں کے زعم میں خدا تعالےٰ کی قدرتوں کو فراموش کر چکے تھے۔ اور اپنی قابلیتوں پر نازاں تھے۔ ان پر ان کے تیار کردہ مادی سامانوں کی بے ثباتی آشکار ہوتی جا رہی ہے۔ اور وہ سیدھی راہ کی طرف لوٹتے ہُوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور غیر محسوس طور پر خود بخود دینِ فطرت کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ الفضل کے گزشتہ پرچوں میں کئی بار اس کا ذکر آچکا۔ اور بتایا جا چکا ہے کہ کس طرح بڑے بڑے مادہ پرست اب آستانۂ الٰہی پر جھک رہے ہیں۔ اب ان کی نگاہ ان سامانوں سے ہٹ کر ایک بالا اور قادرِ مطلق ہستی کی طرف جاتی ہے۔ اور وہ بات بات میں خدا تعالےٰ کا ذکر کرنے لگ گئے ہیں۔ عبادتِ الٰہی کی طرف عوام کی توجہ بہت زیادہ ہو رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ خبر بھی دلچسپی سے پڑھی جائیگی کہ مؤقر روزنامہ "سٹیٹسمین" نے ایک برطانی اخبار کا ایک اقتباس شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ:-

"موجودہ خونریز جنگ بنی نوع انسان کے نہایت تنومند اور قابلِ فخر نوجوانوں کا خاتمہ کر رہی ہے۔ اس لئے بقائے نسل کی مصلحتیں مقتضی ہیں۔ کہ "ایک زن و یک شوہر" کا پرانا عقیدہ ترک کر کے تعدد ازدواج کو اختیار کیا جائے۔ اس مقالہ نگار نے اسلامی سوسائٹی کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ مسلمان قوم کو تعدد ازدواج نے بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ مسلمانوں میں ان اخلاقی برائیوں کی بے حد کمی ہے۔ جو وحدت زوج رکھنے والی قوموں میں پائی جاتی ہیں۔ تعدد ازدواج کی وجہ سے مسلمانوں کی آبادی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے یورپ کو جلد سے جلد یہ طریقہ اختیار کر لینا چاہیئے تاکہ یورپ کی لاکھوں عورتیں لاوارث ہو کر بے روزگاری بدکاری اور بیماری کا شکار نہ ہونے پائیں اور سوسائٹی کے نظام میں ابتری نہ پھیلے" (بحوالہ انقلاب ۲ مارچ ۱۹۴۱ء)

ہمارا ایمان ہے۔ کہ یہ جنگ دُنیا میں اسلامی نظامِ تمدن کے قیام کے لئے راہ صاف کر دے گی۔ اور دُنیا کا آئندہ نظام یہی ہو گا۔ موجودہ جنگ دراصل مختلف نظاموں کی جنگ ہے جو ان سب کے کھوکھلا پن کو ظاہر کر دے گی۔ اور اسی باہمی جنگ و جدال میں ان سب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور دُنیا مجبور ہو کر اسی طرف آئیگی۔ جس طرف منشائے الٰہی اسے لانا چاہتی ہے۔

"ہندی" اور "اُردو"

ہندوستان میں کئی فرقہ وارانہ سوالات میں سے ایک یہ جھگڑا بھی ہے۔ کہ ہندوستان کی زبان "ہندی" ہے۔ یا "اُردو" مسلمان اُردو کے حق میں اور ہندو ہندی کے حق میں پُر زور پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ مردم شماری کے موقعہ پر ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کے اخبارات "ہندی" اور "اُردو" کی تائید میں پُورا زور صرف کرتے رہے ہیں۔ جہاں تک زبانی باتوں کا تعلق ہے۔ دونوں برابر ہیں۔ لیکن عملی میدان میں حامیانِ ہندی کوسوں آگے ہیں۔ ہندی کو عملی طور پر ترقی دینے کے لئے جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ صُوبہ دکن میں "ہندی" کی ترویج کے لئے ۱۹۱۸ء میں ایک "دکھشن بھارت ہندی پرچار سبھا" قائم کی گئی تھی۔ گاندھی جی، مسٹر راج گوپال اچاریہ۔ اور ڈاکٹر پٹا بھائی سیتارامیہ ایسے کانگرسی اور سیاسی لیڈر اس کے رُوحِ رواں تھے ۱۹۴۰ء تک اس سبھا نے جو کام کیا۔ اس کی تفصیل اخبارات میں شائع

احباب کو یاد ہوگا کہ تحریک جدید کے ریزرو فنڈ جائداد کی قسط مئی میں ادا کرنی پڑتی ہے اس لئے ہر احمدی جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ اپنا وعدہ ۳۱ مئی تک پورا کرنے کی کوشش کرے تا وہ السابقون الاولون کے ثواب سے حصہ لے سکے

(فنانشل سیکرٹری)

ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس عرصہ میں اس تحریک کو فروغ دینے کے لئے ۲۱۰۰ مرکز قائم کئے گئے۔ اور بارہ سو پرچارک اس کام پر لگائے گئے ۱۴۵۰ پروفیسر ہندی پڑھانے کے لئے ملازم رکھے گئے۔ چار سو سکول ہندی کی تعلیم کے لئے جاری کئے گئے۔ ۹۷۰۰۰ ہزار روپیہ بلڈنگس پر خرچ کیا گیا۔ اسی کتب بزبان ہندی شائع کی گئیں۔ ۱۱۹۰۰۰ طلباء نے ہندی کا آخری امتحان پاس کیا۔ اور کل خرچ جو اس مشن پر کیا گیا۔ وہ ۱۰۴۰۰۰۰ ہے۔ یہ صرف وہ خرچ ہے۔ جو ایک علاقہ میں کیا گیا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ سارے ملک میں اس کے لئے کیا کچھ کیا گیا ہوگا۔ اس کے بالمقابل مسلمان اردو کے لئے عملی طور پر کیا کر رہے ہیں۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ سوائے ان چند ایک رسائل یا کتب کی اشاعت کے اور کچھ بھی نہیں۔ یوں تو مسلمانوں کے لئے اردو کی اہمیت بہت بتائی جاتی ہے لیکن عملی طور پر اس کے لئے کوئی قربانی نہیں کی جا رہی۔ اور ظاہر ہے کہ بغیر قربانی کے کچھ نہیں ہو سکتا

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ امان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج دن بھر سر درد کا دورہ رہا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں :

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال بدستور علیل ہے ضعف۔ دوران سر اور دوسرے عوارض بھی پائے جاتے ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ڈاکٹر عبد الغنی خانصاحب کڑک کی لڑکی عابدہ بیگم صاحبہ کی برات یکم مارچ کو لاہور سے آئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت سے احباب کو دعوت طعام و چائے وغیرہ دی۔

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے حسب معمول امسال بیادگار نشان کسوف وخسوف ۱۰ ماہ شہادت ۱۳۲۰ ہش مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو ہونگے احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ

تفسیر کبیر کی خریداری کا آرڈر دینے والے اصحاب سے

جن دوستوں کی طرف سے تفسیر کبیر کے لئے صرف آرڈر موصول ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے تاحال قیمت ادا نہیں فرمائی۔ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر بہت جلد ریزرو کردہ تعداد کے بموجب قیمت ادا فرما دیں۔ بصورت دیگر ان اصحاب کو مقدم رکھتے ہوئے جن کی طرف سے قیمت ادا ہو جائے گی۔ ان کو کتاب دیدی جائے گی۔ تفسیر کبیر جلد ہو کر اب احباب کو دینے کے لئے دفتر تحریک جدید میں آچکی ہے۔ اس لئے احباب کو اسے حاصل کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ انچارج تحریک جدید

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ ماہ تبلیغ سے ۲۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش تک مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۹۴۸	رحمت بی بی صاحبہ امرتسر	۹۷۶	محمد الدین صاحب گورداسپور	۱۰۰۶	اسمٰعیل صاحب سیالکوٹ
۹۴۹	عمر الدین صاحب گورداسپور	۹۷۷	حاکم بی بی صاحبہ ”	۱۰۰۷	محمد الدین صاحب ”
۹۵۰	ولی داد صاحب ولد کریم بخش صاحب ”	۹۷۸	زینب بی بی صاحبہ ”	۱۰۰۸	مراد علی صاحب گورداسپور
۹۵۱	غلام محمد صاحب ”	۹۷۹	مختاراں صاحبہ ”	۱۰۰۹	رحمت بی بی صاحبہ ”
۹۵۲	مستری جھنڈا صاحب ”	۹۸۰	محمد حسن صاحب ”	۱۰۱۰	بھولا صاحب ”
۹۵۳	زینب بی بی صاحبہ ”	۹۸۱	عبد الحق صاحب ”	۱۰۱۱	منشی صاحب ”
۹۵۴	عائشہ بی بی صاحبہ بنت جھنڈا صاحب ”	۹۸۲	دین محمد صاحب ”	۱۰۱۲	شیر محمد صاحب ہزارہ
۹۵۵	شریفہ بی بی صاحبہ ”	۹۸۳	ابراہیم صاحب ”	۱۰۱۳	محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ
۹۵۶	حسن محمد صاحب ”	۹۸۴	حشمت بی بی صاحبہ ”	۱۰۱۴	غلام قادر صاحب گورداسپور
۹۵۷	محمد شریف صاحب ”	۹۸۵	برکت بی بی صاحبہ ”	۱۰۱۵	برکت علی صاحب ”
۹۵۸	امین خانصاحب امرتسر	۹۸۶	شریفاں بی بی صاحبہ بنت عبد العزیز صاحب ”	۱۰۱۶	محمد نواز صاحب ”
۹۵۹	ظہور اکبر صاحب سیالکوٹ	۹۸۷	حافظ جان محمد صاحب ”	۱۰۱۷	جانہ صاحب مردان
۹۶۰	محمد کلیم الدین صاحب ندیہ۔ بنگال	۹۸۸	اللہ رکھا صاحب شاہپور	۱۰۱۸	ایم۔ ایم میراں شاہ صاحب کولمبو
۹۶۱	ایم عبد الغنی صاحب ندیہ۔ بنگال۔	۹۸۹	امتیاز بانو صاحبہ کلکتہ	۱۰۱۹	سردار محمد اسلم صاحب بمبئی
۹۶۲	نیاز علی صاحب گجرات	۹۹۰	اللہ داد صاحب گورداسپور	۱۰۲۰	ایم۔ ای محمد حسین صاحب کولمبو
۹۶۳	نور نعمت صاحبہ ”	۹۹۱	مبارک علی صاحب ”	۱۰۲۱	رحمت علی صاحب فیروزپور
۹۶۴	حیات بیگم صاحبہ ”	۹۹۲	نذیر احمد صاحب شیخوپورہ	۱۰۲۲	پیر بخش صاحب گورداسپور
۹۶۵	فضل حسین صاحب ”	۹۹۳	فیروز بی بی صاحبہ پونچھ کشمیر	۱۰۲۳	حسین علی صاحب ہوشیارپور
۹۶۶	نذیر بیگم صاحبہ ”	۹۹۴	عرشاہ بی بی صاحبہ ”	۱۰۲۴	سردار صاحب گورداسپور
۹۶۷	آمنہ بی بی صاحبہ امرتسر	۹۹۵	کاکا صاحب ”	۱۰۲۵	مہر علی صاحب ”
۹۶۸	فاطمہ بی بی صاحبہ شیخوپورہ	۹۹۶	غلام حسین صاحب ”	۱۰۲۶	حشمت علی صاحب ”
۹۶۹	محمد خلیل صاحب گورداسپور	۹۹۷	وزیرا بی صاحبہ ”	۱۰۲۷	بشیراں صاحبہ ”
۹۷۰	ولی داد صاحب ”	۹۹۸	غلام محمد صاحب ”	۱۰۲۸	نذیراں صاحبہ ”
۹۷۱	عبد الحکیم صاحب پشاور	۹۹۹	فقیر اللہ خان صاحب ”	۱۰۲۹	رحمت بی بی صاحبہ ”
۹۷۲	منشی خانصاحب ”	۱۰۰۰	دوست محمد صاحب ”	۱۰۳۰	مولا بخش صاحب ”
۹۷۳	فقیر محمد صاحب میرٹھ	۱۰۰۱	محمد فضل صاحب ”	۱۰۳۱	رشید محمد صاحب ”
۹۷۴	آمنہ بیگم صاحبہ منٹگمری	۱۰۰۲	عبد القیوم صاحب ”	۱۰۳۲	برکت علی صاحب ”
۹۷۵	عبد القادر خانصاحب پشاور	۱۰۰۳	مہتاب بی بی صاحبہ لاہور	۱۰۳۳	فضل احمد صاحب ”
		۱۰۰۴	علی محمد صاحب سیالکوٹ	۱۰۳۴	اللہ داد صاحب ”
		۱۰۰۵	محمد شفیع صاحب ”		

(باقی)

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس حدیثیں

(از حضرت میر محمد اسحاق صاحب)

نویں حدیث :- عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ

ترجمہ: مومن کا وعدہ ایسا ہی سمجھو ۔ جیسا کہ اس نے وہ چیز ہاتھ میں رکھ دی

(۱)

اللہ اکبر یہ حدیث مسلمان کا پایہ کس قدر بلند ثابت کرتی ہے - اور سبحان اللہ والحمد للہ کہ اس حدیث سے مومن کے اعتبار کا مینار کتنا اونچا ظاہر ہوتا ہے - لیکن افسوس کہ عام مسلمانوں نے اپنے بُرے نمونہ سے اس حدیث کی عزت کو خاک میں ملا دیا - انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

میں نے ایک سیاح کے سفر نامہ میں جس میں وہ اپنے سفر یورپ کے حالات لکھتا ہے - پڑھا ہے - کہ یورپ کے کسی ملک کے بڑے سے بڑے ہوٹل میں کوئی انگریز آکر ٹھہرے - تو ہوٹل والے کبھی اس سے پیشگی قیمت طلب نہیں کرتے بلکہ جب وہ جانے لگتا ہے - تو اُسے بل پیش کیا جاتا ہے - لیکن کوئی چینی جاپانی بلکہ یورپ ہی کے اور چھوٹے چھوٹے پس ماندہ ممالک کا کوئی آدمی کسی ہوٹل میں ٹھہرے - تو جب تک پہلے اطمینان نہ کر لیا جائے - ہوٹل والے قیام وطعام کا انتظام نہیں کرتے - یہ کیوں؟ اس لئے کہ انہیں تجربہ ہے - کہ انگریز دیانت دار - وعدے کے پکے اور معاملہ کے کھرے ہوتے ہیں - لیکن اور قوموں کا کیا ذکر - خود مسلمان بالکل بے اعتبار ہو چکے ہیں - یہاں تک کہ امیر حبیب اللہ خان اور امیر امان اللہ خان تک جو کہ مسلمانوں کے بادشاہ تھے -

وعدہ کے ایفا اور خرید و فروخت میں قیمت کی ادائیگی کے لحاظ سے بالکل کچے تھے - وہ اپنے سفر کے دوران میں یورپ کے مختلف ممالک کی بڑی بڑی دوکانوں سے لاکھوں کروڑوں روپیہ کی چیزیں بغیر قیمت دیئے اپنے ہمراہ افغانستان لیگئے بلکہ یہ بل اُن ممالک کی حکومتوں نے ادا کیئے - جہاں سے وہ اشیاء خریدی گئی تھیں بلکہ یہاں تک سُنا گیا ہے - کہ امیر عبدالرحمن خان والئی کابل کے زمانہ میں جب ولیعہد کے چھوٹے بھائی امیر نصر اللہ خان ملکہ وکٹوریہ سے ملنے گئے - تو ان کے ہمراہیوں نے ہوٹلوں سے سونے چاندی کے برتن کھانے سے فارغ ہو کر آتے وقت جیبوں میں ڈال لئے - خود مجھے ۱۹۱۲ء میں امرتسر کے ایک سب سے بڑے ، اور لاکھ پتی شال مرچنٹ نے سُنایا - کہ جب امیر حبیب اللہ خان ہندوستان کی سیاحت کے لئے تشریف لائے - تو ہم سے کئی لاکھ روپیہ کا پشمینہ کا سامان خریدا - لیکن بل ادا نہ کیا - یہاں تک کہ مجھے کابل جانا پڑا - اور میں کئی سال تک شاہی مہمان خانہ میں پلاؤ اور قورمہ اڑاتا رہا لیکن بل پھر بھی نہ ملا - غرض وہ اونچا منارہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے نام لیواؤں کی عزت کا قائم کیا تھا - وہ آج خود مسلمانوں نے اپنے ہاتھوں بنیاد سے اکھیڑ کر زمین پر بالکل سرنگوں کر دیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون -

دیکھو - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مسلمان کے اعتبار کا کیسا عجیب نقشہ کھینچتے ہیں - کہ اُسے پڑھ کر اور پھر قرونِ اولے کے مسلمانوں کے حالات معلوم کر کے خدا کی قسم وجد آنے لگتا ہے - حضور فرماتے ہیں - کہ مسلمان کے وعدہ کو وعدہ نہ سمجھو اُس کے قول کو قول نہ خیال کرو - اس کی بات کو صرف مونہہ کے الفاظ تصور نہ کرو - بلکہ یوں سمجھو - اور یوں یقین کرو - کہ جس چیز کے دینے کا مسلمان نے وعدہ کیا گویا اس نے وہ چیز تمہارے ہاتھ میں رکھ دی ہے - مسلمانو! حضور علیہ السلام کی امت کہلانے والو! سُنتے ہو - تمہارا آقا ہاں تمہیں جان و دل سے زیادہ پیارا آقا تمہیں کیا سمجھتا ہے؟ سُنو وہ یہ سمجھتا ہے - کہ تم ایسے دیانتدار ایسے معتبر اور وعدہ کے ایسے پکے ہو کہ اگر تم کسی سے وعدہ کرو - کہ ہم فصل پکنے پر اتنا غلہ تم کو دیں گے - تو اس شخص کو ایسا سمجھنا چاہیئے - کہ گویا تم نے اس کے گھر میں وہ غلہ پہونچا دیا - یا اگر تم کسی سے وعدہ کرو - کہ تنخواہ ملنے پر تم اس قدر رقم اُسے دوگے - تو وہ یہ نہ سمجھے - کہ یہ وعدہ صرف الفاظ تک محدود ہے - بلکہ اُسے چاہیئے - کہ وہ یقین کرے - کہ تم نے وہ رقم سچ مچ اُس کے ہاتھ پر رکھدی - یا اس کی جیب میں ڈال دی - مسلمانو! ہاں یورپ - امریکہ - ایشیا اور افریقہ میں شرق سے غرب تک پھیل جانے والے مسلمانو! اپنے گریبانوں میں مونہہ ڈال کر دیکھو - کہ تمہارے نبی نے دنیا کو جو یہ گارنٹی دی ہے - کہ عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ - یعنی اے دُنیا کے تمام دوکاندارو! اے کاریگرو! - اے مزدورو! میری امت کے وعدوں پر فوراً چیزیں ادھار دے دیا کرو - اُن کے آرڈر پر اُن کے مکان تعمیر کر دیا کرو - ان کی ہر فرمائش پر ہر قسم کی مزدوری کر دیا کرو - اور یہ خیال نہ کیا کرو - کہ مسلمان وعدہ پورا کرینگے یا نہیں؟ رقم دیں گے یا نہیں؟ حساب ادا کریں گے یا نہیں؟ کیونکہ مسلمان کا وعدہ ہاتھ میں چیز رکھدینے کے برابر ہوتا ہے تم ذرا فکر نہ کرو - میری امت کا کوئی فرد تم سے دغا نہ کرے گا - اور اس کا وعدہ پتھر کی لکیر ہوگا - بتاؤ مسلمانو! تم نے اپنے نبی کی یہ ذمہ واری پوری کر دی ہے؟ اس کی گارنٹی کی عزت رکھ لی ہے؟ اس کے اعلان کو دُنیا میں درست ثابت کر دیا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں - کیونکہ تم دوکانداروں سے ادھار لیتے ہو مگر کبھی وعدہ پورا نہیں کرتے - معماروں سے مکان بنوا لیتے ہو - مگر اجرت دبا لیتے ہو - مختلف پیشہ وروں اور مزدوروں سے کام کرا لیتے ہو - مگر اُن کے پیسے نہ پورے دیتے ہو - نہ وقت پر دیتے ہو - ہندو ساہوکار آئے دن تمہارے خلاف عدالتوں میں نالشیں کر کے تمہاری جائدادیں قرق کرا لیتے ہیں - مگر تم اپنے ہاتھ سے کبھی اپنے قرضخواہ کا حساب ادا نہیں کرتے

اَے اللہ! تو ہم احمدیوں کو عام مسلمانوں کے اس غلط طریق اور گندی عادت سے بچالے - کیونکہ ہم مدعی ہیں اس بات کے کہ ہم قرونِ اولے کے مسلمانوں کے نقش قدم پر چلنے والے بلکہ صحابہ کے جانشین ہیں - اے اللہ! تو ہم احمدیوں کو توفیق بخش - کہ ہم اول تو ادھار نہ لیں - لیکن اگر لیں - تو اُسے وقت پر وعدہ کے عین مطابق ادا کر دیں - اے سچے بادشاہ! ہمارے وعدے سچے ہوں - ہمارے عہد پورے ہوں - ہمارے معاملات کھرے ہوں - مزدوروں کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے ہم ان کو خوش خوش گھر روانہ کریں - آمین - یارب العالمین ؛

(۲)

ایک مشہور قصہ لوگ بیان کیا کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی کو قتل کر دیا - مقتول کے وارث اُسے پکڑ کر حضرت عمرؓ کے پاس لائے - حضرت عمرؓ نے مقدمہ کی سماعت کر کے فیصلہ کیا - کہ قاتل قابل سزا اور واجب القتل ہے - قاتل نے یہ فیصلہ سُنکر عرض کیا - کہ مجھے یہ فیصلہ بسر و چشم منظور ہے - اور میں واقعہ میں اس سزا کا مستحق ہوں - کیونکہ میں نے قتل کا جرم کیا ہے - مگر میری ایک درخواست ہے - کہ میرے پاس بہت سے لوگوں کی امانتیں ہیں - اگر میں یہاں مارا گیا تو میرے وارث وہ امانتیں واپس نہ کر سکیں گے - کیونکہ ان کو معلوم نہیں - کہ یہ کن کن لوگوں کی امانتیں ہیں - اس لئے مجھے اجازت دی جائے - کہ میں اپنے قبیلہ میں جاؤں - اور لوگوں کی امانتیں واپس کر دوں - اور پھر کل اس وقت اس میدان میں حاضر ہو جاؤں - اور خوشی خوشی سزا اٹھاؤں - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا - کہ اپنا کوئی ضامن پیش کر - جو یہ ضمانت دے - کہ اگر تو نہ آیا - تو تیری جگہ بے شک اُسے قتل کر دیا جائے - وہ شخص اجنبی تھا - اُس مجمع میں اُسے کوئی نہ جانتا تھا - اُس نے چاروں طرف مایوسانہ انداز سے دیکھا - اور گھبرا کر نظر نیچی کر لی

کہ اتنے میں مجمع کی صفوں کو چیرتے ہوئے حضرت ابوذر غفاری رضؓ جو حضور علیہ السلام کے ایک درویش صفت صحابی تھے آگے بڑھے اور حضرت عمرؓ سے کہا۔ کہ میں اس شخص کا ضامن ہوتا ہوں۔ اس پر وہ شخص چھوڑ دیا گیا۔ اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر تیر کی طرح اپنے قبیلہ کی طرف روانہ ہوا دوسرے دن اس میدان میں لوگ جمع ہوئے۔ مقررہ وقت آگیا لیکن وہ شخص حاضر نہ ہوا۔ ضامن طلب کیا گیا۔ حضرت ابوذر غفاری آگے بڑھے اور ضمانت کی ذمہ واری کے مطابق اپنا سر قتل کے لئے پیش کر دیا۔ اور قریب تھا۔ کہ جلاد اپنا کام کرے۔ کہ دُور سے گرد اڑتی دکھائی دی۔ اور ایک سوار بے تحاشا گھوڑا بھگاتا نظر آیا۔ جلاد ٹھہر گیا۔ لوگ خاموشی سے دھڑکتے دل کے ساتھ اس سوار کو دیکھنے لگے۔ قریب آنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہ سوار وہی قاتل ہے۔ جو سرپٹ گھوڑا دوڑا کر آ رہا ہے۔ اور اتنی تیزی سے گھوڑا دوڑا رہا ہے۔ کہ اسے سر پیر کا ہوش نہیں۔ آخر وُہ اسی تیزی سے گھوڑا بھگاتا ہوا اس میدان میں پہونچا۔ اور گھوڑے سے چھلانگ لگا کر چلا چلا کر کہنے لگا۔ کہ میں آگیا میں آگیا۔ اس کا گھوڑے سے اترنا تھا کہ گھوڑا تھکاوٹ۔ تیز دوڑنے اور سخت ہانپنے سے بے دم ہو کر گرا۔ اور فوراً مر گیا۔ اور وہ شخص آگے بڑھ کر جلاد کی تلوار کے سامنے جھک گیا۔ اور کہا کہ لو مجھے قتل کر دو۔ اب میں خوشی سے مرونگا کیونکہ میں اپنی امانتیں واپس کر آیا ہوں جب اس کا سانس ٹھہرا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا۔ کہ تو کیوں واپس آگیا۔ جبکہ تو ہماری گرفت سے باہر ہو چکا تھا۔ کیوں نہ کہیں بھاگ گیا؟ یا کیوں نہ اپنے قبیلہ میں کسی جگہ چھپ گیا اس نے کہا کہ بے شک جان بہت پیاری اور عزیز ہے۔ مگر میں اس لئے واپس آگیا کہ اگر میں نہ آتا تو میرا ضامن مارا جاتا۔ اور ہمیشہ لوگ کہتے کہ مسلمان کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ اس لئے مجھے جان دینا منظور ہے۔ مگر یہ منظور نہیں۔ کہ اسلام اور مسلمان بدنام ہوں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے ابوذر غفاریؓ سے پوچھا۔ کہ تم نے اس کی ضمانت کیوں دی۔ جبکہ تم اسے جانتے بھی نہ تھے۔ کیا تم کو یہ ڈر نہ تھا۔ کہ اگر یہ واپس نہ آیا۔ تو تم خود مارے جاؤ گے۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا کہ مجھے بھی جان عزیز اور پیاری ہے۔ مگر میں نے اس لئے اس کی ضمانت دی۔ اور اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالا۔ کہ اس مجمع میں اس کا کوئی واقف نہ تھا۔ اگر کوئی شخص بھی اس کی ضمانت نہ دیتا۔ تو لوگ مشہور کر دیتے۔ کہ ایک مسلمان کو اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں سے کوئی ہمدردی نہیں۔ یہاں تک کہ ایک شخص ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں چاروں طرف نظر دوڑاتا ہے مگر مایوس ہو کر نظریں نیچی کر لیتا ہے۔ لیکن اسے کوئی مسلمان ضامن نہیں ملتا حضرت ابوذر غفاری کا یہ جواب سنکر مقتول کے وارث کہنے لگے۔ کہ حضور ہم نے اپنے بھائی کا قتل معاف کر دیا اب اس قاتل کو قتل نہ کیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا۔ کہ کیا تم کو اپنا بھائی عزیز نہیں۔ یا تم کو اس کے قتل ہونے کا صدمہ نہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ وہ ہمیں عزیز بھی تھا ہمیں اس کے ناحق قتل کا رنج بھی ہے مگر ہم اس لئے معاف کرتے ہیں۔ کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ مسلمان اپنے قصور وار کو معاف ہی نہیں کر سکتے۔ سبحان اللہ وعدہ کے پورا کرنے کی برکت سے کس قدر عظیم الشان اور نیک نمونہ مسلمانوں نے دکھایا۔ کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ یہ ایک مشہور قصہ ہے احادیث میں خاکسار نے یہ واقعہ نہیں پڑھا۔ ممکن ہے کہ یہ واقعہ صحیح نہ ہو۔ یا پوری طرح صحیح نہ ہو۔ لیکن میں نے بطور نمونہ اس مشہور قصہ کو اس لئے بیان کیا ہے۔ کہ ہمیں اس سے سبق لینا چاہیئے کیونکہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ

درنوشت است پند بر دیوار

یعنی اچھی بات خواہ قصہ کے رنگ میں ہو۔ خواہ آدمی چھوڑ دیوار پر ہی لکھی ہوئی کیوں نہ ہو قبول کر لینی چاہیئے۔ اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ؛؛

(۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ صغر سنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اینٹ کا ایک ٹکڑا لائے۔ اور کہا کہ ابا میں اس سے کھیلا کرتا ہوں۔ آپ اسے اپنے پاس رکھ لیں۔ حضور نے وہ ٹکڑا رکھ لیا اور اپنی جیب میں ڈال لیا۔ جیب پہلو میں تھی۔ کئی روز وہ اینٹ کا ٹکڑا جو اپنی رگڑ پہونچاتا رہا۔ تو پہلو میں درد محسوس ہونے لگا۔ ایک دن جبکہ آپ لیٹے ہوئے تھے شیخ حامد علی صاحب مرحوم سے فرمایا کہ حامد علی کئی دن سے ہمیں یہاں درد محسوس ہوتا ہے۔ حامد علی نے اپنا ہاتھ درد کی جگہ پھیرنا شروع کیا۔ تو جیب سے وہ روڑا نکالکر دکھایا۔ کہ حضور اینٹ کے اس ٹکڑے کے چبھنے کی وجہ سے درد ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اوہو یہ اینٹ کا ٹکڑا تو کئی دن ہوئے محمود میرے پاس رکھوا گیا تھا۔ اس واقعہ سے ہم کو یہ سبق ملتا ہے۔ کہ وعدہ کے پورا کرنے اور امانت کی حفاظت کرنے کا جذبہ خدا کے نیک اور پاک لوگوں میں کس شدت سے ودیعت کیا جاتا ہے کہ معلوم کر کے انسان حیران رہ جاتا ہے

(۱۴)

ہندوستان میں عموماً تمام پیشہ وروں کی عادت ہے۔ کہ وقت پر کام تیار کر کے نہیں دیتے۔ درزی ایک ہفتہ کا وعدہ کرے گا۔ مگر ایک ماہ کے بعد کوٹ تیار کر کے دے گا۔ دھوبی تین دن کے وعدے پر کپڑا لے جائے گا۔ مگر ہفتہ عشرہ میں وعدہ پورا کرے گا۔ موچی نہائت شد و مد سے اقرار کرے گا۔ کہ دس روز کے اندر جوتا تیار ہو جائے گا۔ مگر کم سے کم ایک مہینہ انتظار کرائیگا۔ غرض یہ ایک عام مرض پیشہ وروں بالخصوص مسلمان پیشہ وروں میں پایا جاتا ہے۔ آج سے ستر اسّی سال قبل جب اس ملک میں اہلحدیث تحریک زوروں پر تھی تو اہلحدیث درزی کپڑا نہائت دیانتداری سے سیتے تھے بچا ہوا کپڑا ضرور واپس کرتے تھے۔ لیکن یہ اصلاح وہ بھی نہ کر سکے۔ کہ کپڑا عین وعدہ کے مطابق مقررہ دن میں سی کر تیار کریں۔ اب اسلام میں احمدیت کی تحریک پیدا ہوئی ہے۔ میری دلی استدعا ہے۔ کہ احمدی درزی اہلحدیث درزیوں سے ایک قدم نیکی کی طرف اور بڑھائیں۔ کہ وہ نہ تو کپڑے میں خیانت کریں۔ اور نہ وعدہ میں تخلف بلکہ جس روز کا وعدہ کیا کریں اسی روز اس کا ایفا بھی کریں۔ اور ہمارے احمدی پیشہ ور وعدہ کے پورا کرنے میں ایسے پختہ ہوں۔ کہ یہ بات دُنیا میں ایسی مشہور ہو جائے کہ لوگ بطور ضرب المثل کے کہا کریں۔ کہ مرزائی کاریگر کام نہائت دیانت داری سے کرتے اور ہمیشہ وعدہ پر کام ختم کر دیتے ہیں۔ اے میرے قادر خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین یارب العالمین ؛؛

انجمن ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کو ضروری اطلاع

مقامی انجمن ہائے صوبہ سرحد کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ قواعد و ضوابط کی ترمیم اس طور پر کی جا رہی ہے۔ کہ آئندہ مقامی انجمنوں میں سے صرف اس انجمن کو گرانٹ دی جائے گی۔ جس نے مرکزی چندہ کے سالانہ بجٹ کا کم از کم اسّی فی صدی چندہ ادا کر دیا ہو۔ یا اس کے چندہ پر مرکز سے گرانٹ دے دی گئی ہو ہر مقامی انجمن کے چندہ پر جو گرانٹ مرکز سے حاصل ہوگی۔ اس کا نصف حصہ اس انجمن کو دیا جا سکے گا۔ بشرطیکہ پراونشل انجمن ان کی پیش کردہ ضروریات کو حقیقی ضرورت سمجھے۔ مقامی انجمنیں اس مسئلہ پر اظہار رائے کر سکتی ہیں۔

خاکسار مرزا غلام حیدر وکیل نوشہرہ جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ نوشہرہ

جماعت احمدیہ سے بڑھ کر صداقت و دیانت کی حامل کوئی اور جماعت نہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث ۱۰ر جنوری میں لکھا تھا۔ کہ "خلیفہ قادیان کو غیروں کی بابت نہیں بلکہ خاص اپنی جماعت کے حق میں اعتراف کرنا پڑا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں صداقت اور دیانت نہیں (الفضل ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۵)" چونکہ یہ الفاظ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کئے گئے تھے۔ "الفضل" میں ہرگز نہ تھے۔ اور مولوی صاحب نے محض مغالطہ دہی کے لئے خود گھڑ کر ان کے ساتھ "الفضل" کا حوالہ دے دیا تھا۔ اسلئے ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ یہ الفاظ "ہماری جماعت میں امانت و دیانت نہیں" "الفضل" ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۵ء میں سے دکھائیں۔ جن میں آپ نے یہ دکھانا چاہا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی جماعت میں صداقت اور دیانت ہونے کی کلیتہً نفی کی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ہے:۔

"سنیئے! خلیفہ صاحب کے اصل الفاظ۔ آپ فرماتے ہیں۔ "جب تک ہماری جماعت جھوٹ سے اتنی شدید نفرت نہیں کرتی۔ کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان سمجھے۔ مگر جھوٹ بولنے کیلئے تیار نہ ہو۔ جب تک ہماری جماعت دیانت پر ایسی مضبوطی سے قائم نہیں ہو جاتی کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان سمجھے۔ مگر خیانت کیلئے تیار نہ ہو۔ جب تک ہماری جماعت اللہ تعالےٰ کے احکام کی نافرمانی اور عصیان سے اتنی شدید نفرت نہ کرے۔ کہ وہ موت کو آسانی سے قبول کرنے کیلئے تیار ہو جائے مگر احکام الٰہی کی نافرمانی نہ کرے۔ اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہماری زندگیاں روحانی زندگیاں ہیں۔ اور ہمارے لئے ابتلاؤں اور مشکلات کی ضرورت نہیں۔" کسی ادیب اور زبان دان کو ہماری پیش کردہ عبارت اور الفضل کا یہ اقتباس دکھا کر پوچھئے۔ کہ دونوں کا مضمون ایک ہی ہے یا کچھ فرق ہے؟ ہمارے نزدیک تو کچھ فرق نہیں۔ کیونکہ خلیفہ صاحب کی مذکورہ عبارت سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ کو اپنی جماعت کی صداقت اور دیانت کا یقین نہیں ہے۔"

پھر لکھا ہے:۔

"خلیفہ قادیان اس عبارت میں اپنی جماعت سے صداقت، دیانت، اطاعت وغیرہ کی نفی کر رہے ہیں۔ پس ہماری اور خلیفہ صاحب کی عبارتوں کا مطلب ایک ہی ہے۔"

اہلحدیث ۲۱ر فروری ۱۹۴۱ء

اگرچہ مولوی صاحب نے بادل ناخواستہ اصل الفاظ پیش کر دیئے۔ مگر نتیجہ پھر بھی بالکل غلط اخذ کیا۔ حالانکہ کجا یہ کہنا۔ کہ صداقت دیانت اور امانت اس شان سے دکھاؤ۔ کہ جان دے دینا آسان سمجھو۔ مگر ان صفات سے بال بھر ادھر اُدھر ہونا گوارا نہ کرو۔ اور کجا اس کا یہ مفہوم بیان کرنا کہ جماعت احمدیہ سے صداقت دیانت و امانت کی نفی کی جا رہی ہے۔ پھر مولوی صاحب نے جو الفاظ نقل کئے ہیں۔ اُن کے ساتھ ہی یہ الفاظ بھی ہیں۔ کہ "ابھی بہت لوگ ہماری جماعت میں ایسے ہیں۔ جو پوری طرح دیانت و امانت سے کام نہیں لیتے۔" گویا حضور یہ فرما رہے ہیں۔ کہ ایسے لوگوں کی جماعت احمدیہ میں کمی نہیں۔ جو صداقت اور دیانت کی خاطر جان تک دے دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ لیکن بعض ایسے ہیں جو اس حد تک نہیں پہنچے ہوئے انہیں بھی ایسا ہی بننا چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کا یہ مفہوم بیان کرنا۔ کہ آپ کو "اپنی جماعت کی صداقت اور دیانت کا یقین نہیں ہے"! مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہی کام ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فیض اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تربیت کی وجہ سے جماعت احمدیہ صداقت دیانت، امانت اور دوسری تمام خوبیوں میں اس مقام پر ہے۔ کہ دنیا کی کوئی جماعت بحیثیت جماعت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ باوجود اس کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہی ارشاد ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ایسا نہ ہو۔ جو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے اور اسلامی صفات پیدا کرنے میں نمونہ نہ ہو اور ظاہر ہے۔ کہ سچے ہادی اور راہ نما کی یہی شان ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جس طرح کوئی باپ یہ گوارا نہیں کرتا۔ کہ اس کا کوئی بچہ کسی صفت میں کمتر ہو۔ خواہ اس کے کتنے ہی بچے ہوں۔ اور خواہ ان میں سے کئی ایک نہایت اعلیٰ درجہ پر ہوں۔ اسیطرح حقیقی اور سچا پیشوا بھی نہیں چاہتا۔ کہ اس کے مریدوں میں سے کوئی کسی پہلو سے کمزور ہو۔ بلکہ اس کی یہی خواہش اور کوشش ہوتی ہے۔ کہ اس کے تمام مرید روحانیت کے نہایت اعلیٰ مقام پر ہوں۔ ایسے اعلیٰ مقام پر کہ دوسروں کیلئے روشنی اور ہدایت کے مینار ثابت ہوں۔ اسی خواہش کا اظہار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ان الفاظ میں کیا ہے۔ جن سے مولوی ثناء اللہ صاحب یہ نتیجہ اخذ کر رہے ہیں۔ کہ آپ کو اپنی جماعت کی دیانت و صداقت پر یقین نہیں۔

فیڈرل پبلک سروس کمیشن

دوران سال میں گورنمنٹ آف انڈیا سکرٹریٹ و ملحقہ دفاتر میں اسسٹنٹ بھرتی کرنے کے لئے فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ایک امتحان چودہ جولائی ۱۹۴۱ء کو ہوگا۔ اسامیوں کی تعداد فی الحال معلوم نہیں ہے۔ اس امتحان میں شامل ہونے کیلئے درخواستیں ایک طبع شدہ فارم پر پبلک سروس کمیشن کو گیارہ مارچ ۱۹۴۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس امتحان کی فیس تیس ۳۰ روپے ہوگی۔ یہ امتحان مندرجہ ذیل مقامات پر ہوگا۔ الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور اور مدراس۔

مقرر شدہ امیدواروں کو مندرجہ ذیل گریڈ دیا جائیگا۔ ۱۴۰ — ۱۰ — ۲۸۰ افیشنسی بار (Efficiency Bar) ۱۰ — ۳۱۰ و ۱۵ — ۴۰۰ —

امیدواروں کو ایک ٹائپ کا امتحان بھی پاس کرنا ہوگا۔ (کم از کم تیس الفاظ فی منٹ کی رفتار ہونی چاہیئے۔)

کامیاب امیدواران کا تقرر سے پہلے طبی معائنہ ہوگا۔ امیدواران کے واسطے ضروری ہے۔ کہ مندرجہ ذیل امتحانوں میں سے کوئی امتحان انہوں نے پاس کیا ہو۔

(۱) کسی منظور شدہ ہندوستانی یونیورسٹی کا ڈگری کا امتحان۔

(۲) کیمبرج ہائر سکول کا امتحان

کوئی امیدوار جو یکم جولائی ۱۹۱۹ء سے پہلے یا ۳۰ر جون ۱۹۲۱ء کے بعد پیدا ہوا ہو۔ امتحان میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ عمر کی شرط کسی صورت میں نظر انداز نہیں کی جائے گی۔

لازمی مضامین اور انکے نمبر

مضمون	نمبر
۱۔ انگریزی جواب مضمون	۲۰۰
۲۔ مختصر نویسی	۱۰۰
۳۔ ڈرافٹنگ	۱۰۰
۴۔ حساب (ارتھمیٹک)	۱۰۰
۵۔ عام واقفیت	۱۰۰
۶۔ عام واقتصادی جغرافیہ ہندوستان	۱۰۰

اختیاری مضامین و نمبر

مضمون	نمبر
۱۔ انگریزی (زبان و ادب)	۲۰۰
۲۔ پولٹیکل ایکانومی	۲۰۰
۳۔ پولٹیکل سائینس	۲۰۰
۴۔ ماڈرن ہسٹری کانسٹیچیوشنل	۲۰۰
۵۔ ماڈرن ہسٹری جنرل	۲۰۰
۶۔ حساب	۲۰۰
۷۔ فزکس	۲۰۰
۸۔ کیمسٹری	۲۰۰

غیر مبایعین کے سامنے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق

فیصلہ کی چار صورتیں

چند روز ہوئے۔ خاکسار غیر مبایعین کی لائبریری میں ایک حوالہ دیکھنے کے لئے گیا۔ اتفاق سے وہاں لائبریرین کی بجائے مولوی احمد یار صاحب مبلغ غیر مبایعین اور دو تین اور نوجوان موجود تھے۔ باتوں باتوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کا ذکر آ گیا۔ مولوی احمد یار صاحب نے کہا۔ کہ آپ لوگوں نے حضرت صاحب کے عقائد کو بگاڑ دیا ہے۔ اور لوگوں کے سامنے آپ حضور کی صحیح پوزیشن پیش نہیں کرتے میں نے کہا۔ ہمارے عقائد تو وہی ہیں۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھے۔ اور ہمارے نزدیک تو حضور کی وہی پوزیشن ہے۔ جو حضور نے خود پیش کیا ہے۔ اور جس پر قادیان کی تمام زندگی میں مولوی محمد علی صاحب بھی کاربند رہے ہیں کہنے لگے۔ بالکل جھوٹ۔ میں نے کہا۔ فیصلہ کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ میں جناب مولوی محمد علی صاحب کی چند سابقہ تحریرات نقل کر کے لاتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے انہیں پیغام صلح میں شائع کرا دیں۔ اور ادپر ایک نوٹ لکھ دیں۔ کہ نبوت حضرت مسیح موعود کے متعلق ہمارا وہی مذہب ہے۔ جو ان تحریرات میں پیش کیا گیا ہے۔ کہنے لگے۔ ہمیں اس میں کوئی عذر نہیں ہے۔ آپ لکھ کر لے آئیں۔ میں شائع کرا دوں گا۔ مولوی صاحب کے ساتھی ان کی اس سادگی کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور تعجب سے ان کی طرف دیکھنے لگے مولوی صاحب نے ان کے چہروں کو دیکھ کر بھانپ لیا۔ کہ ان کو فیصلہ کی یہ راہ ناپسند ہے۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب ایسا نہ ہو کہ کل میں جناب مولوی صاحب کی تحریرات نقل کر کے لے آؤں۔ اور آپ اپنے اقرار سے پھر جائیں۔ آپ مہربانی کر کے مجھے لکھ دیں کہ آپ ضرور شائع کر دیں گے کہنے لگے۔ یہ اس وقت لکھ دوں گا جب آپ یہ لکھ دیں گے۔ کہ نبوت حضرت مسیح موعود کے متعلق جناب خلیفہ صاحب کی جو بھی سابقہ تحریریں پیش کروں گا۔ اسے آپ بھی الفضل میں شائع کرا دینے کے ذمہ دار ہیں۔ میں نے کہا۔ میں اس بات کا ذمہ لیتا ہوں۔ بلکہ کاغذ لائیے۔ لکھ دیتا ہوں کہ نبوت حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی جو تحریر بھی آپ پیش کریں گے۔ میں اسے الفضل میں شائع کروا دوں گا۔ بلکہ بہتر طریق یہ ہے۔ کہ کل آپ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی چند سابقہ تحریرات کو نقل کر کے لے آئیں۔ اور میں بھی جناب مولوی محمد علی صاحب کی چند سابقہ تحریرات کو نقل کر کے لاؤں گا۔ پھر وہ تحریرات بالمقابل آپ پیغام صلح میں شائع کرا دیں۔ اور میں الفضل میں شائع کرا دوں گا۔ پہلے تو اس امر پر راضی ہو گئے۔ مگر پھر کچھ سوچ کر کہنے لگے۔ "پیغام صلح" میرے ماتحت نہیں ہے ممکن ہے۔ ایڈیٹر صاحب وہ تحریرات شائع نہ کریں۔ میں نے کہا۔ پھر دوسری صورت یہ ہے۔ کہ ہم دونوں ایک پوسٹر کی صورت میں نصف نصف خرچ برداشت کر کے وہ تحریرات مشترکہ طور پر شائع کر دیتے ہیں۔ اس میں تو غالباً آپ کو کوئی عذر نہیں ہو گا۔ کہنے لگے۔ مجھے ضرورت کیا پڑی ہے کہ میں نصف خرچ برداشت کروں میں نے کہا پھر ایک تیسری صورت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ پوسٹر ہم دونوں کی طرف سے شائع ہو۔ اور خرچ سارا میں برداشت کروں گا۔ کیا آپ اس پر تیار ہیں۔ کہنے لگے۔ میرے لئے ایک دقت یہ ہے۔ کہ میرے لئے حضرت امیر کی ہر تحریر حجت نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر ایک چوتھی صورت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ میں جناب مولوی صاحب کی چند تحریرات نقل کر کے لاتا ہوں۔ ان میں سے جو تحریریں آپ کے لئے حجت نہ ہوں وہ کاٹ دیں۔ اور جن کے ساتھ آپ کو اتفاق ہو۔ وہ رہنے دیں۔ اور اس کے بالمقابل میں یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی جو تحریر بھی آپ نقل کر کے لائیں گے۔ وہ میرے لئے حجت ہو گی۔ اور میں اسے من وعن شائع کرا دوں گا۔ اور نیچے لکھ دوں گا۔ کہ میرا یہی مذہب ہے کیا آپ اس طریق فیصلہ کے لئے تیار ہیں؟ کہنے لگے۔ جناب امیر صاحب ہمارے کوئی مذہبی لیڈر نہیں ہیں۔ کہ ان کی تحریرات میرے لئے حجت ہوں۔ ہم ان کو انتظامی رنگ میں امیر مانتے ہیں۔ میں نے کہا۔ یہ جو ان کی طرف سے خطبات اور تحریکات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور ان کے متعلق لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ تمام جماعت کا فرض ہے۔ کہ حضرت امیر کے ارشادات پر عمل کرے۔ کیا اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ اس پر مولوی صاحب کچھ گھبرا سے گئے۔ میں نے کہا۔ آپ مہربانی کر کے یہ بھی لکھ دیں کہ جناب مولوی صاحب کی کوئی ایسی تحریر جو مذہبی مسائل پر مشتمل ہو۔ ہمارے لئے حجت نہیں۔ اس پر آپ نے قلم اٹھایا۔ اور یہ تحریر لکھی۔

"میں حضرت امیر قوم مولانا محمد علی صاحب کی ہر تحریر کا اپنے آپ کو پابند نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ مامور نہیں ہیں۔ میرے نزدیک حضرت اقدس حضرت موعود کی تحریرات حجت ہیں۔ $\frac{۲}{۱۲}$ ۲۵

احمد یار"

مولوی احمد یار صاحب کی یہ تحریر میرے پاس محفوظ ہے۔ اس میں انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ان پر "حضرت اقدس حضرت موعود کی تحریرات حجت ہیں"۔ اب میرا سوال یہ ہے۔ کہ کیا آپ پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ تحریرات حجت ہیں؟ کہ

"خُلِقَ عیسیٰ من غیر اب بالقدرۃ المجردۃ" (مواہب الرحمٰن ص ۷۲)

"عَجِبْتُ کل العجب من الذین لا یفکرون فی ھذہ الآیات التی ھی لنبوۃ نبینا کالعلامات ویقولون ان عیسیٰ تولد من نطفۃ یوسف ابیہ ولا یفہمون الحقیقۃ من الجہلات؟" (مواہب الرحمٰن ص ۷۲)

یعنی مجھے ان لوگوں پر بہت تعجب ہے۔ جو ان آیات میں غور نہیں کرتے حالانکہ یہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات ہیں۔ اور جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ اپنے باپ یوسف نجار کے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ لوگ حقیقت کو نہیں سمجھتے۔"

کیا مندرجہ بالا تحریریں آپ پر حجت ہیں۔ اور کیا آپ کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے تھے؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عقیدہ میں نے بطور مثال پیش کیا ہے۔ اگر آپ نے حضرت اقدس کی تحریرات کو حجت سمجھ کر اس امر کا اظہار فرما دیا۔ کہ بے شک میرا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ تو پھر حضرت اقدس کی بعض اور تحریریں پیش کروں گا۔

خاکسار:۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ مقیم لاہور

اعلان

لجنہ اماء اللہ جس جس شہر میں قائم ہو وہ براہ مہربانی اس اعلان کے دیکھتے ہی فوراً جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان کو اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔ خاکسار سیدہ ام طاہر احمد۔ قادیان۔

"الفضل" کی توسیع اشاعت کیلئے گذارش

"الفضل" اس وقت مالی لحاظ سے جن مشکلات میں سے گذر رہا ہے۔ ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرما چکے ہیں۔ کہ اگر احباب نے "الفضل" کی خریداری بڑھانے کی طرف خاص طور پر توجہ نہ کی۔ تو اس کا روزانہ شائع ہونا محال ہو جائیگا۔ جلسہ سالانہ کے بعد اس وقت تک ۷۸ خریداروں کا اضافہ ہوا ہے۔ جن میں سے دس خریدار جناب خان بہادر نواب چوہدری محمد دین صاحب بالقابہ نے از راہِ عنایت مرحمت فرمائے ہیں۔ اور تیرہ خریدار مجالس خدام احمدیہ دہلی و نئی دہلی کی کوششوں سے بنے ہیں۔ ہم دوسرے احباب اور مجالس خدام الاحمدیہ سے بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس سلسلہ میں پوری کوشش فرمائیں گے اور ہر اس احمدی دوست کو جو الفضل خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے اسکی خریداری کیلئے مجبور کریں گے۔ (مینیجر)

نمائندگان مجلس مشاورت کو ضروری اطلاع

قبل ازیں مجلس مشاورت کے انعقاد کے متعلق اور اس میں شامل ہونے والے اصحاب کے لئے شرائط وغیرہ کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ چونکہ ابھی تک نمائندگان کے اسماء گرامی سے کسی جماعت کی طرف سے اطلاع نہیں آئی۔ اسلئے حسب منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی اطلاعات کا مشاورت کے انعقاد سے پندرہ دن قبل دفتر ہذا میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ اس کے مطابق اس دفعہ ۲۶ رامان ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۴۱ء کی شام تک یہ اطلاعیں پہنچ جائیں۔ نیز جماعتوں کی اطلاع کیلئے مزید وضاحت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ نمائندہ کے بقایا دار نہ ہونیکی تصدیق سیکرٹری مال کی طرف سے اور انتخاب کے باقاعدہ ہونے کی اطلاع امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے ہونی چاہیئے جسمیں درج ہو کہ جماعت ہذا نے باقاعدہ اجلاس میں بالاتفاق یا بکثرت رائے فلاں صاحب کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی قادیان پنجاب

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" اردو کو نقصان سے بچائیں

رسالہ "ریویو" اردو کے جن خریداروں کا چندہ فروری ۱۹۴۱ء میں یا اس سے پہلے کسی تاریخ کو ختم ہو چکا ہے۔ انکے نام ایک مطبوعہ چٹھی بھیج کر یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ آئندہ سال کا چندہ فروری کے آخیر تک بھیجدیں یا مہلت لے لیں ورنہ ماہ مارچ کا پرچہ انکے نام بذریعہ وی۔ پی بھیجا جائیگا۔ یہ چٹھی گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں مختلف احباب کو مختلف اوقات میں بھیجی جاتی رہی ہے۔ تا انکو چندہ بھیجنے کیلئے کافی مہلت اور وقت مل جائے۔ اور کسی کو یہ عذر نہ رہے کہ مجھے تھوڑے وقت کا نوٹس دیا گیا تھا۔ سو جن دوستوں نے چندہ بھیج دیا ہے۔ یا مہلت لے لی ہے انکے سوا دوسرے خریداروں کے نام حسب اطلاع سابق مارچ کا پرچہ بذریعہ وی۔ پی روانہ کیا گیا ہے۔ ایسے تمام دوستوں سے جنکے نام رسالہ کا وی۔ پی آئے گذارش ہے۔ کہ وہ اسے وصول کر کے اپنے اس قومی رسالہ کی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس یادگار ہے۔ اور گذشتہ چالیس برس سے اسلام و احمدیت کی بے نظیر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ امداد و اعانت فرمائیں۔ بعض بقایا داروں کے نام بھی بعد اطلاع وی۔ پی بھیجا گیا ہے۔ اُن کا فرض ہے۔ کہ اب رسالہ کو مزید نقصان نہ پہنچائیں اور اسے ضرور وصول کریں۔ کاغذ کی روز افزوں گرانی کے باعث رسالہ کی مالی حالت پہلے ہی بہت خراب ہے۔ وی۔ پی واپس آنے سے شدید نقصان ہوتا ہے۔ لہذا احباب سے گذارش ہے۔ کہ اہتمام سے وی۔ پی وصول کریں۔ (مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۰۹:۔ منکہ امۃ الرحمٰن زوجہ منشی محمد الدین قوم کھوکھر عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ (ک) میرا مہر مبلغ تین صد روپیہ میرے شوہر کے ذمہ ہے۔ (ب) میرا زیور طلائی مبلغ پچاس روپے کا تھا لیکن وہ بھی میرے شوہر نے خرچ کر دیا۔ اسلئے وہ بھی انہیں کے ذمہ ہے۔ خلاصہ یہ کہ کل تین صد پچاس روپیہ میرے شوہر نے میرے دینے ہیں۔ تصدیق کیلئے ان کے دستخط نیچے ثبت کراتی ہوں۔

۲۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ مندرجہ بالا تین صد پچاس روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم زر وصیت میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو وہ منہا کر دی جائیگی۔ اور میرے مرنے پر اسکے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ الرحمٰن زوجہ منشی محمد الدین۔ گواہ شد:۔ چراغ الدین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:۔ محمد الدین خاوند موصیہ۔

نمبر ۵۸۰۶:۔ منکہ لطیف احمد ولد پیر علی اصغر صاحب ہاشمی قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن چک جگتر ائے ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالےٰ بقید حیات ہیں۔ اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۳۸ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ لطیف احمد ہاشمی سٹور مین کوئٹہ آرسنل ایم۔ ٹی ورکشاپ کوئٹہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید عبد الرحیم سٹور مین آرسنل کوئٹہ۔ گواہ شد:۔ فیض الحق خان امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کلرک آرسنل کوئٹہ۔

نمبر ۵۷۵۶:۔ منکہ فضل بی بی زوجہ حسین خان قوم جٹ ذات گوندل عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکنہ نصرت آباد سندھ ڈاکخانہ فضل بھمبرو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ یک صد روپیہ نقد ہے لہٰذا میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میری کوئی اور آمد جس وقت ہو۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتی رہوں گی۔ اور میری وفات کے بعد جو میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا فضل بی بی موصیہ زوجہ حسین خان۔ گواہ شد:۔ غلام محمد چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد:۔ غلام حسین ولد بوٹے خان چک ۹۸ شمالی سرگودھا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳ مارچ - کل ایک مشتعل ہجوم نے صوفیہ میں امریکن سفارت خانہ پر حملہ کر دیا۔ کھڑکیاں اور شیشے توڑ ڈالے سفیر نے چھپ کر جان بچائی - اور ضروری کاغذات فوراً نذر آتش کر دیئے۔ اب وہاں فوج کا پہرہ لگا دیا گیا ہے امریکن گورنمنٹ نے اس پر زوردار پروٹسٹ کیا ہے۔

لنڈن ۴ مارچ - ترکی گورنمنٹ کے حکم سے درہ دانیال میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں - صرف ایک چھوٹا سا رستہ کھلا ہے - اگر کوئی جہاز گذرنا چاہے - تو اسے چھ گھنٹے قبل اطلاع دینی ہوگی۔

سنگاپور ۳ مارچ - جاپان جو شرائط ماننے کے لئے ہند چینی کو مجبور کر رہا ہے - ان کے مطابق جاپانی فوجیں ملایا اور برما کی سرحدوں تک پہنچ جائیں گی۔

لاہور ۳ مارچ - کانگرسی ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں پنجاب کے ۳۵۳۲ اشخاص سزایاب ہو چکے ہیں - اور ۲۷ ہزار روپیہ جرمانہ کیا جا چکا ہے۔

لاہور ۳ مارچ - گذشتہ شب ایک مسلم نوجوان نے شہید گنج میں داخل ہو کر اذان دی - پولیس نے اسے گرفتار کر لیا

لنڈن ۳ مارچ - سرکاری طور پر شائع شدہ اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ آغاز جنگ سے اب تک جرمنی کے ۳۲۱۲ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں اور برطانیہ کے صرف ۸۵۳

واشنگٹن ۳ مارچ - امریکن گورنمنٹ نے بلغاریہ کی وہ تمام کفالتیں جو امریکن بنکوں میں تھیں۔ ضبط کر لی ہیں یہ کفالتیں بیس ہزار پونڈ کی تھیں۔

دہلی ۴ مارچ - مرکزی اسمبلی میں آج بجٹ پر عام بحث ختم ہو گئی ہے ڈیفنس سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ جنگی قیدیوں کے متعلق ۲۹ء میں جو انٹرنیشنل سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس پر جرمنی - اٹلی - اور ہندوستان نے عمل کرنے کا اقرار کر لیا تھا۔ ہندوستان میں جو اطالوی قیدی ہیں ان سے اسی کے مطابق سلوک ہوتا ہے۔ میں نے بعض ہندوستانی قیدیوں کی چٹھیاں جرمنی سے آمدہ پڑھی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں - کہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔

لنڈن ۴ مارچ - گذشتہ شب برطانی طیارہ دل نے سخت دشمن کے علاقہ پر حملے کئے - زیادہ زور رائن لینڈ کے علاقہ پر رہا - ابھی پورا حال معلوم نہیں ہو سکا - دشمن کے طیارہ دل نے کل رات انگلستان کے بعض علاقوں میں بالکل معمولی حملے کئے - بہت تھوڑے لوگ زخمی ہوئے - بعض جگہ آگ لگی - جو فوراً بجھا دی گئی ہیں۔

ایتھنز ۴ مارچ - مسٹر ایڈن اور سر جان ڈل ابھی کچھ روز اور یہاں ٹھہریں گے - گذشتہ شب برطانی سفارتخانہ میں ان کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت دی گئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ یونانیوں سے تباہ شدہ شہر لاریسا پر حملہ کرنے والے سب اطالوی طیارے گرا لئے گئے ہیں - البانیہ میں اس وقت ساڑھے چار لاکھ اطالوی فوج ہے۔

لنڈن ۴ مارچ - اٹلی کے اخبارات نے جو لکھا تھا - کہ برطانی افواج سالونیکا میں اتار دی گئی ہیں - یونان کی نیوز ایجنسی نے ایک اعلان میں اس کی تردید کر دی ہے۔

لنڈن ۴ مارچ - معلوم ہوا ہے - کہ ترکی کے رویہ سے جرمنی سخت بے چین ہے - جرمن قونصل نے ترکی گورنمنٹ سے کہا ہے - کہ آج ایک خاص نازی ہوائی جہاز کے لئے جو یہاں پہنچ رہا ہے - خاص سہولتیں مہیا کی جائیں - اس میں ایک نازی افسر ہے - جو کہا جاتا ہے - کہ ہٹلر کا خاص پیغام ترکی کے پریذیڈنٹ کے نام لایا ہے - افواہیں پھیل رہی ہیں - کہ جرمنی ترکی کو بہلا پھسلا کر یا ڈرا دھمکا کر جس طرح بھی ہو - کام نکالنا چاہتا ہے۔

لنڈن ۴ مارچ - ۲۴ فروری کو ہٹلر نے اپنی تقریر میں کہا تھا - کہ دو دن میں جرمن آبدوزوں نے دو لاکھ پندرہ ہزار ٹن کے برطانی جہاز ڈبو دیئے ہیں - مگر اب اعلان کیا ہے کہ ۲۳ فروری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ کے ۷۵ لاکھ پانچ ہزار ٹن وزنی جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں لیکن برطانیہ کی بحری وزارت نے اعلان کیا ہے - کہ اس عرصہ میں کل ۵۳ لاکھ ۸۳۴۴ ٹن کے جہاز ڈوبے ہیں - اور اس کے ایک ساتھی ملک کا ایک جہاز وزنی سات ہزار ٹن غرق ہوا - گویا کل نقصان قریباً ساٹھ ہزار ٹن سے کچھ زیادہ ہوا

لنڈن ۴ مارچ - سوویٹ گورنمنٹ نے بلغارین گورنمنٹ کو مطلع کیا ہے - کہ اس کے جرمن فوجوں کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت دینے کی وہ مذمت کرتی ہے - برطانیہ کے اخبار لکھ رہے ہیں - کہ یہ محض طفل تسلی کے طور پر ہے - بلغاریہ سے اب بہت کم خبریں آ رہی ہیں - تاہم معلوم ہوا ہے - کہ اب وہاں راشن تقسیم ہونے لگا ہے - اور بلغاریہ کے لوگ دیکھ رہے ہیں - کہ جرمن سب کچھ ہڑپ کئے جاتے ہیں۔

لنڈن ۴ مارچ - روس کے اخبار لکھ رہے ہیں - کہ مسٹر ایڈن کے دورہ پر اس وقت سب دنیا کی نظریں ہیں۔

لنڈن ۴ مارچ - مشرقی افریقہ میں برطانی فوجیں اریٹریا کے شہر کیرن سے ایک جگہ چار میل اور ایک اور جگہ پندرہ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں

ٹوکیو ۴ مارچ - تھائی لینڈ اور انڈوچائنا کے ڈیلیگیٹ یہاں اپنی اپنی حکومتوں کی ہدایات کے منتظر ہیں - ایک ذمہ دار جاپانی افسر نے کہا - کہ امید ہے - گفت و شنید کامیاب ہوگی - مگر ابھی بہت زیادہ امیدیں نہیں باندھنی چاہئیں - یہ گفتگو جمعہ تک ضروری ختم کر دی جائے گی - اسی روز عارضی صلح کی میعاد ختم ہوتی ہے

دہلی ۴ مارچ - آج مرکزی اسمبلی میں ڈیفنس سکرٹری نے اعلان کیا - کہ حکومت ہند غور کر رہی ہے - کہ جنگ میں شاندار خدمات سرانجام دینے والوں کو انعامات دینے کا انتظام کیا جائے - وزیر خزانہ نے کہا - کہ دیاسلائی پر ٹیکس کی وجہ سے اگر بھاؤ زیادہ بڑھ گیا - تو حکومت قیمت پر کنٹرول رکھنے کے لئے مناسب کارروائی کرے گی - ٹیکسوں میں اضافہ کی آڑ میں دکانداروں کو یہ اجازت نہ دی جائے گی - کہ وہ ناجائز طور پر گاہکوں کو پریشان کریں - آج بجٹ کے دوران میں قریباً سب پارٹیوں نے جنگی ضروریات کے پیش نظر ٹیکسوں میں اضافہ کے اصول کو تسلیم کر لیا - مگر بعض نے ذرائع کے بارہ میں اختلاف کا اظہار کیا۔

دہلی ۴ مارچ - ہندوستان کے کمانڈر انچیف جمعرات کو کونسل آف سٹیٹ میں ایک ریزولیوشن پیش کریں گے - کہ گورنر جنرل سے سفارش کی جائے - کہ وہ ان تمام ذرائع پر غور کریں - جن سے فوج کے لئے زیادہ سے زیادہ بھرتی مل سکے - ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے - کہ کمانڈر انچیف ریزولیوشن پیش کر رہے ہیں۔

دہلی ۴ مارچ - گورنر مدراس کے جنگی فنڈ میں نوے لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے - اور اس فنڈ سے برطانیہ کو ۸۳ ہوائی جہاز مہیا کئے جا چکے ہیں۔

حیدر آباد دکن ۴ مارچ - نظام گورنمنٹ نے بیگم پیٹھ میں ابتدائی ہوائی ٹریننگ کے لئے ایک سکول جاری کرنے کے لئے ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ منظور کیا ہے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی